Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۳ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۴ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۴ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کمر میں درد ہے گھٹنے کی درد سے بھی ابھی آرام نہیں ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم برادرم لطف المنان صاحب سٹوڈنٹ پی۔ ایچ ڈی کولمبیا یونیورسٹی نیویارک دل کے عارضہ کے باعث امریکہ کے ایک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ حالت اب خطرہ سے باہر بتائی جاتی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں مکمل شفا عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر محمد اسلم ایم ڈی نیویارک امریکہ)

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا یاون واں اجلاس ۲۶۔ جولائی ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل دو اصحاب اپنے مقالات پیش کریں گے:-

۱۔ "قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر" مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر۔

۲۔ "عیسائیت کے جدید رجحانات" مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ان مخلصین جماعت کی خدمت میں جو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدے لکھوا چکے ہیں بطور یاددہانی گذارش ہے کہ اس امر کا پورے طور پر خیال رکھیں کہ آپکے وعدوں کی ادائیگی بروقت مرحلہ وار ہوتی رہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا ہے

دُعا سے معرفت، یقین، محبت اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہوتا ہے جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے

"نادان خیال کرتا ہے کہ دُعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دُعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دِلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں رُوحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دُعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دُور کر دیتا ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱)

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اِس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شامل ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے (۴) چوتھے یہ کہ اگر دُعا کی قبولیّت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقّی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبّت اور محبّت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۲، ۱۳)

"سُورہ فاتحہ میں۔ مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دُعا میں مشغول رہیں بلکہ دُعا اھدنا الصراط المستقیم سکھلائی گئی ہے اور فرض کیا گیا ہے کہ پنج وقت یہ دُعا کریں۔ پھر کس قدر غلطی ہے کہ کوئی شخص دُعا کی رُوحانیت سے انکار کرے۔ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دُعا اپنے اندر ایک رُوحانیت رکھتی ہے اور دُعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۲۸)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ روفا ۱۳۵۴ھ
۲۴ رجولائی ۱۹۷۵ء

دُعا اور اس کی قبولیت کا درمیانی زمانہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشکلات و مصائب سے نجات پانے کی ایک راہ بتلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مضطر ہونے یعنی دنیوی اسباب کے لحاظ سے یکسر بے بس اور لاچار ہونے کی حالت میں اُس سے دُعا کریں اور اپنی مدد کے ملنے سے پکاریں وہ ان کی دعا قبول کرکے ان کی مشکل اور مصیبت کے دُور ہونے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دکھائے گا جیسا کہ قرآن مجید کی آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳) سے ظاہر ہے۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا اور اُنہیں قبول کرتا ہے اور علی الخصوص اُن دعاؤں کو بدرجۂ اولیٰ قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے جو وہ مضطر ہونے کی حالت میں اُس سے مانگتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جونہی وہ دعا کریں اُسی وقت ان کی مشکل اور مصیبت دُور ہونے کی راہ نکل آئے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے کہ بندہ اپنے خدا سے دعا مانگتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے فوراً ہی قبول کرکے اُسی وقت اس کی مراد اسے عطا کر دیتا ہے لیکن بعض دعائیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبول تو اُسی وقت فرما لیتا ہے اور ان کی قبولیت سے اپنے بندوں کو آگاہ بھی کر دیتا ہے لیکن اپنی مشیت اور مصلحتِ خاص کے ماتحت وہ اُن دعاؤں کی قبولیت کے عملی ظہور کو ایک مقررہ وقت تک اُٹھا رکھتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات ہوتا یہ ہے کہ جس ابتلاء کے ازالہ کے لئے دعا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کی قبولیت سے اپنے بندوں کو آگاہ بھی کر دیتا ہے، قبل اس کے کہ حسب بشارت وہ ابتلاء دُور ہو پہلے سے بھی بڑھ کر ابتلاء وارد ہو جاتا ہے اور دعا کرنے والے پہلے سے بھی زیادہ مشکلات و مصائب میں گھر جاتے ہیں لیکن چونکہ انہیں دعاؤں کی قبولیت کی بشارت پہلے ہی مل چکی ہوتی ہے اس لئے وہ اس نئے اور مہیب تر ابتلاء کے آنے پر گھبراتے نہیں بلکہ دعاؤں کی قبولیت کے عملی ظہور کے مقررہ اور معینہ وقت کے انتظار میں پہلے سے بھی زیادہ دعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کے اس صبر و استقلال اور ثباتِ قدم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر وہ وقت آجاتا ہے جو ارادۂ الٰہی میں پہلے سے مقرر ہوتا ہے اور ان کی جملہ مشکلات دُور کر دی جاتی ہیں اور اس طرح امن و عافیت اور حقیقی خوشی و خوشحالی انہیں میسر آجاتی ہے۔

دعاؤں اور قبولیت کی بشارتوں کے زمانہ میں بھی ابتلاء پہ ابتلاء وارد ہونے کی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں کے واقعات میں ایک نہیں متعدد مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک بنی اسرائیل کی مثال بھی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں فرعونیوں کے مظالم سے نجات دلانے کی غرض سے مبعوث ہوئے اور جب انہوں نے انہیں خدائی احکام پر عمل پیرا ہو کر اُس کی امان میں آنے کی دعوت دی اور بنی اسرائیل نے ان کی آواز پر لبیک کہہ کر خدائی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا شروع کیں اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں ملنے لگیں تو انہیں فرعونیوں کے مظالم سے یکدم نجات نہیں ملی بلکہ ہوا یہ کہ فرعونیوں نے ان پر اور زیادہ مظالم ڈھانے شروع کر دئیے۔ ایک عرصہ تک ان کے دُکھوں اور تکلیفوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مثال کے طور پر تورات کے بیان کے مطابق پہلے فرعون بنی اسرائیل سے نصف دن بیگار لیتا تھا اور نصف دن انہیں اجازت ہوتی تھی کہ وہ خود اپنے لئے کوئی آمد پیدا کریں۔ بیگار کے طور پر ان سے نصف یوم اینٹیں پاتھنے کا کام لیا جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے بعد فرعون نے ان سے سارا دن بیگار لینے کا حکم دے دیا اور اُن کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ آدھا دن اینٹیں پاتھا کریں اور آدھا دن گھاس لایا کریں۔ بہرحال دعائیں کرنے اور بشارتیں ملنے کے باوجود بنی اسرائیل پر فرعونیوں کے مظالم کا سلسلہ طول پکڑتا اور شدت اختیار کرتا چلا گیا۔ بالآخر خدائی حکم کے ماتحت مصر سے ہجرت کا وقت آپہنچا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر نکل کھڑے ہوئے تو اُس وقت بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ بسہولت نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ فرعون نے اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا تعاقب کیا اور بظاہر وہ ایسے نرغہ میں آئے کہ آگے ان کے دریائے نیل تھا اور پیچھے ان کے فرعون کا لشکر اپنی پوری قہر سامانیوں کے ساتھ ان کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ نہ وہ آگے جا کر بچ سکتے تھے اور نہ پیچھے ہٹ کر اپنی جان بچا سکتے تھے۔ اس مصیبت کی گھڑی میں وہ مضطرب ہو کر پکار اُٹھے اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ (الشعراء آیت ۶۲) یعنی اے موسیٰؑ ہم تو پکڑے گئے اب ہمارے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنہیں اپنے خدا پر کامل توکل تھا اور خدائی بشارتوں پر کامل ایمان اور یقین حاصل تھا یہ کہکر انہیں تسلی دی کہ کَلَّا ج اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ (الشعراء ۶۳) یعنی ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ ہم پکڑے جائیں میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے کامیابی کا رستہ دکھائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کے ماتحت نہ صرف حضرت موسیٰؑ اور آپ کے ساتھیوں کو صحیح سلامت دریا کے پار اتارنے کے سامان کئے بلکہ انہیں ہمیشہ کے لئے فرعونیوں کے مظالم سے نجات بھی عطا کر دی۔

اس طرح ظاہری طور پر مشکلات میں ایک عرصہ تک اضافہ ہوتے چلے جانے کے باوجود اصحاب موسیٰؑ کے حق میں خود ان کی دعاؤں کی قبولیت ظاہر ہو کر رہی اور خدائی وعدے اس شان سے پورے ہوئے کہ بالآخر حق آشکار ہوئے بغیر نہ رہا۔ الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات دعاؤں کے زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں لیکن حقیقی مومن ان سے ہراساں نہیں ہوتے بلکہ وہ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے مسلسل دُعاؤں میں مصروف رہتے ہیں حتیٰ کہ ان وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آجاتا ہے۔

چھپا کر رکھ لئے ہیں تُو نے اختر سے گہر کتنے؟

مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال مقیم ٹریسٹ اٹلی ایڈیٹر الفضل کے نام اپنے تازہ مکتوب میں رقمطراز ہیں:۔

"برادرم مکرم السلام علیکم۔ چند روز ہوئے عبدالسلام اختر مرحوم کی وفات کی خبر ملی۔ بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کل الفضل کے چند پرانے پرچے ملے۔ ۲۶ رجون کے پرچے میں اختر مرحوم کی نظم اور آپ کا نوٹ نظر سے گزرا۔ اسی بحر میں چند اشعار مرحوم دوست کی یاد میں ہو گئے ہیں جو ارسال خدمت ہیں۔ والسلام
(خاکسار نصیر احمد خان مورخہ ۱۵ رجولائی از ٹریسٹ۔ اٹلی)

بشر در پیش ہیں تجھ کو حضر کتنے سفر کتنے؟
ترا مامن بنیں گے بام و در کتنے نگر کتنے؟
نہ جانے کس جگہ انسان کا مرنا مقدّر ہے[1]
بہت کچھ جان کر ہم لوگ بھی ہیں بے خبر کتنے؟
یہ باغِ ہستی اِک مدفن ہے پھولوں کے تبسّم کا
یہاں بکھرے پڑے ہیں شاخِ الفت کے ثمر کتنے؟
زمانہ جن کے رُخ سے روشنی کی بھیک لیتا تھا
ضیاء پھیلا کے ایسے ڈُوب جاتے ہیں قمر کتنے؟
بنیں گلزار جن کے عزم سے دُنیا کے ویرانے
میسّر ہیں زمانے کو وہ دِل کتنے؟ جگر کتنے؟

زمینِ ربوہ دامن میں ترے ہے سیم و زر کتنا!
چھپا کر رکھ لئے ہیں تُو نے اختر سے گہر کتنے؟
(نصیر احمد خان از ٹریسٹ اٹلی)

[1] وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ م بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط (لقمان آیت ۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مکتوب مبارک کا تاریخی پس منظر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام ولبنان

خبر ہے کہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان سلطان ابوظہبی نے لندن کے شاہی خاندان کی ایک بیوہ سے دو کروڑ روپے کے عوض وہ نامۂ رسالت حاصل کیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد ہرقل قیصر روم کے نام تحریر فرمایا تھا اس مکتوب سے تاریخ اسلام کا ایک نمایاں اور مہتم بالشان واقعہ کا تعلق ہے اور اس کا تاریخی پس منظر ایمان افزا ہے۔

جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب کا متفقہ منصوبہ تھا کہ اسلام کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے۔ اس ناپاک منصوبہ میں یہود کا خفیہ ہاتھ کام کر رہا تھا اندرونی طور پر مدینہ کے منافقین بھی عرب قبائل کے ساتھ تھے مگر نصرت ربانی نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی یہود کی طاقت اس جنگ میں ختم ہو گئی اس ناکامی نے عرب قبائل اور اسلام کے خلاف تمام طاقتوں پر یہ اثر ڈالا کہ اسلام اور بانی اسلام کے پیچھے کوئی ایسی طاقت کام کر رہی ہے جس کی مدد اور تائید سے ہماری کوششیں ناکام ہو گئی ہیں اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

جنگ احزاب کے ایک سال بعد ۶ھ میں صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جس کا ذکر سورۃ فتح کی ابتداء میں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

کی آیت سے ہوا ہے۔

صلح حدیبیہ کو اسلئے "فتح مبین" کہا گیا کہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان حالات کافی حد تک اعتدال کی صورت اختیار کر گئے اور جنگ کی کیفیت ختم ہو گئی۔ امن قائم ہو گیا۔ فریقین میں اعتماد کی فضا پیدا ہو گئی۔ تجارتی تعلقات قائم ہو گئے بلکہ بہت حد تک استحکام ہو گیا۔ صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ تک بہت سے لوگ آغوش اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت خالدؓ بن ولید جیسے جنگی جرنیل اور عظیم شخصیتوں نے بھی اسی زمانہ میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ پورے اعتماد سے اس عرصہ میں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صحابہؓ حدیبیہ میں آئے تھے۔ ان کی تعداد صرف ایک ہزار چار سو تھی لیکن دو سال بعد جب حضور انور فتح مکہ کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے ہمراہ دس ہزار قدوسیوں کی جماعت تھی۔

حقائق اور واقعات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ صلح حدیبیہ انجام کے لحاظ سے مسلمانوں کیلئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی اور اسلام کی تبلیغ کے لئے راستہ صاف ہو گیا اور امکانات وسیع سے وسیع تر ہو گئے۔ فریقین کے درمیان باہمی اعتماد اور اطمینان کی فضا نے اسلام کی ترقی کا دروازہ کھول دیا

دوسری طرف یہود نے باہمی معاہدات کی خلاف ورزی کی تھی اور آئے دن سازشیں کرتے رہتے تھے آنحضرت کو زہر آلود گوشت دیا گیا مگر وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا یہود کے مذموم کردار کی بنا پر آنحضرتؐ نے یہود کو جزیرۂ عرب سے ہمیشہ کے لئے جلا وطن کر دیا جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے الگ اور وسیع مضمون ہے۔

(۲)

یہود کی طاقت ختم ہونے اور صلح حدیبیہ سے فضا سازگار ہونے کے بعد آنحضرت کی بصیرت اور دوررس نگاہ نے ایک اہم فریضہ تبلیغ اسلام کے لئے سرانجام دیا۔ عرب کا جغرافیائی محل وقوع دو بڑی طاقتوں کے درمیان محصور تھا۔ جنہیں ایران و روم کی سرپرستی اور پشت پناہی حاصل تھی۔ سیاسی لحاظ سے عرب کے علاقہ کو ان دو طاقتوں نے گرفت میں لیا ہوا تھا۔ لہذا ایک طرف رومن ایمپائر کے مذہبی لیڈر اور منّاد اپنے عقائد و نظریات کی اشاعت کے لئے سرگرداں تھے تو دوسری طرف مجوسیت اور آتش پرست قوم اپنے نفوذ اور اقتدار کی اشاعت کے لئے کوشاں تھی ان ہر دو عظیم طاقتوں کے اثر و رسوخ کے باوجود یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جزیرہ نما عرب نہ تو مسیحیت سے اثر پذیر ہوا اور نہ ہی مجوسیت سے۔

اس کے علاوہ جزیرہ نما عرب کی ہمسایہ حکومتوں میں سے نجاشی شاہ حبشہ اور مقوقس شاہ مصر کی حکومت بھی اپنے اثر و رسوخ کے لحاظ سے کافی اقتدار کو لئے ہوئے تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتمام حجت کے لئے ایک دفعہ صحابہؓ کے سامنے تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

یعنی ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے رحمت کا باعث بنا کر بھیجا ہے اسلئے آنحضرتؐ نے قرآنی ارشاد

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

(اے رسول جو پیغام تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اس کو پہنچا دے)

اس کے مطابق آپ نے اردگرد کے بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھوائے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی چنانچہ وہ بادشاہ جن کو یہ خطوط تحریر کئے گئے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ہرقل قیصر روم۔ کسریٰ ایران خسرو پرویز مقوقس شاہ مصر۔ نجاشی شاہ حبشہ۔ اس کے علاوہ عرب کے علاقوں کے متعلق امراء اور سلاطین کو بھی خطوط تحریر کئے گئے فرصت امروزہ میں ہمیں صرف ہرقل قیصر روم کے نام مکتوب نبوی کے تاریخی پس منظر کو پیش کرنا ہے

(۳)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مکتوب مبارک ہرقل قیصر روم کے نام بھیجا تھا اس خط کو حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبیؓ لے کر گئے تھے ملکی قوانین کے مطابق کوئی خط براہ راست قیصر کے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا تھا جب تک اس کے مقرر کردہ حکام اعلیٰ کا توسط نہ ہو۔ ان ایام میں ہرقل صلیب کے جلوس کے ساتھ بیت المقدس آیا ہوا تھا۔ ملک شام کے حاکم اعلیٰ حارث غسانی کا دارالسلطنت مقام بصریٰ تھا جسے آجکل حوران کا علاقہ کہا جاتا ہے اور جو اردن اور شام کے درمیان میدانی اور زرعی علاقہ ہے حضرت دحیہ الکلبیؓ نے حارث غسانی حاکم بصریٰ کو یہ مکتوب مبارک دیا جسے اس نے اپنی مہر لگا کر ہرقل کو بھجوا دیا۔ چنانچہ حضرت دحیہؓ نے قیصر کے دربار میں پہنچ کر مکتوب رسالت پیش کیا۔ اس خط کا متن یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم والسلام علی من اتبع الہدی۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم الاریسیین ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون

نگینہ مہر نبوی

محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ترجمہ) میں اللہ کے نام سے اس خط کو شروع کرتا ہوں جو بن مانگے رحم کرنے والا اور محنت کا پھل دینے والا ہے

یہ مکتوب محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے روس ایمپائر کے بادشاہ ہرقل کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کرو تم محفوظ ہو جاؤ گے خدا تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر تم نے اعراض کیا تو تجھ پر رعایا کا گناہ بھی ہو گا اور اے اہل کتاب اس بات پر جمع ہو جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا نہ گردانیں اگر ان لوگوں نے اس سے روگردانی کی تو ان سے کہدو کہ گواہ رہو ہم تو بہر حال خدا کے فرمانبردار بندے ہیں۔ اس مکتوب مبارک کے متعلق بخاری شریف میں یوں ذکر ہے:۔

عن قتادۃ قال سمعت
انسا رضی اللہ عنہ یقول
لما اراد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان یکتب الی
الروم۔ قیل لہ انھم لا
یقرؤن کتابا الا ان یکون
مختوماً فاتخذ خاتما
من فضۃ ونقشہ
محمد رسول اللہ .....
کانی انظر الی بیاضہ
فی یدہ۔

یعنی جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کو مکتوب لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ کسی خط کو اس وقت تک نہیں پڑھتے جب تک کہ اس پر مہر نہ ہو چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کا نقش تھا گویا کہ میں اس انگوٹھی کی سفیدی کو آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

اس انگوٹھی کے متعلق ذکر ہے:۔

عن ابن عمر رضی اللہ
عنھما قال اتخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتما من ورق وکان فی
یدہ ثم کان بعد
فی ید ابی بکر ثم کان
بعد فی ید عمر ثم
کان بعد فی ید عثمان
حتی وقع بعد فی بئر اریس
نقشہ رسول اللہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں اور ان کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اور ان کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہی پھر اس کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عثمانؓ سے اریس نامی کنواں میں گر پڑی اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا

(۴)

مکتوب بالا کا مضمون بالکل نرالا اور انوکھا تھا اور انداز تخاطب میں اس وقت کے رسمی آداب نہ تھے اس خط میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہلے ہے اور ہرقل روم کا نام بعد میں اور اس کو صرف لفظ عظیم سے یاد کیا ہے جو بادشاہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مکتوب بالا میں ایک بادشاہ کو توحید اور اسلام کی دعوت دی گئی ہے اور مذہب اسلام کے فلسفہ کو کسی اسلوب اور حسن وجمال سے پیش فرمایا ہے۔ ایمان نہ لانے کی صورت میں کیا نتائج ہوں گے؟ ان عواقب کی ذمہ داری کس پر ہو گی؟

اللہ اللہ!! یہ وہ عظیم الشان موقف ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو پیغام اسلام دیتے وقت اختیار کیا۔ اختصار خوب عذاب، دلیل صداقت وحقانیت اسلام کو کیسا پر شوکت انداز سے پیش فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

قیصر نے بڑی شان سے دربار منعقد کیا خود شاہی تاج اور خلعت فاخرہ پہن کر جو قیمتی جواہرات اور موتیوں سے مرصع تھی۔ تخت پر بیٹھا اور تخت کے چاروں طرف درجہ بدرجہ بطارقہ (بڑے پادری بشپ قسیس (پادری) اور رومیین کی صفیں تھیں۔

انتظامیہ کے شاہی ملازمین بھی موجود تھے اب شاہی حکم ہوا کہ قاصد رسول مکتوب کو پیش کریں۔ حضرت دحیہؓ نے وقار مگر پُر شوکت آواز سے اس مکتوب کا ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا مکتوب پڑھے جانے کے بعد شاہی دربار میں سناٹا تھا۔ قیصر حیران تھا۔ اس نے اس خط کو انتہائی تحمل سے سنا قیصر نے اس خط کو سنتے ہی یقین کر لیا کہ جو شخص مجھ کو اس انداز سے خطاب کرتا ہے وہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا اس خط کے سننے کے بعد قیصر نے شاہی حکم دیا کہ عرب کا کوئی آدمی اگر اس علاقہ میں موجود ہے تو اس کو دربار میں پیش کیا جائے۔ اتفاق کی بات ہے ان ایام میں ابو سفیان تجارت عرب کے ساتھ غزہ میں مقیم تھے قیصر کا خاص ایلچی ان کو غزہ سے جا کر لے آیا۔ اب ابو سفیان قیصر کے شاہی دربار میں قیصر کے سامنے کھڑے ہیں اور مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا۔

قیصر۔ محمد کا خاندان اور نسب کیسا ہے؟

ابوسفیان۔ شریف اور ذی عزت

قیصر۔ محمد سے پہلے کسی نے عرب میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان۔ نہیں

قیصر۔ دعوئی نبوت سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا یا اس پر کسی نے جھوٹا ہونے کی تہمت لگائی تھی؟

ابوسفیان۔ نہیں۔

قیصر۔ اس کو مساکین نے زیادہ مانا ہے یا امراء نے

ابوسفیان۔ اس کے متبعین میں زیادہ تعداد غرباء کی ہے

قیصر۔ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟

ابوسفیان۔ بڑھ رہی ہے

قیصر۔ کیا یہ شخص کبھی اپنے عہد کو توڑتا ہے؟

ابوسفیان۔ نہیں

قیصر۔ یہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟

ابوسفیان۔ وہ کہتا ہے کہ خدا کو ایک سمجھو اور شرک نہ کرو اور وہ ہمیں اپنے باپ دادوں والی عبادت سے روکتا ہے اور کہتا ہے نماز پڑھو صدقہ دو اور برائیوں سے بچ کر رہو اور اپنے عہدوں کو پورا کرو اور امانتوں میں خیانت نہ کرو۔

جب یہ مکالمہ ختم ہو گیا تو ہرقل نے ابوسفیان کو کہا کہ خدا کے نبیوں کا ابتداء میں یہی حال ہوا کرتا ہے لیکن بالآخر کامیابی ان کو ہوا کرتی ہے ہرقل ان حالات کو سنکر بہت ہی متاثر ہوا اس نے بشپوں کو سمجھانے کی کافی کوشش کی۔ ہرقل کا اپنی ایک رؤیا کی بناء پر خیال تھا کہ موعود نبی ظاہر ہو چکا ہے مگر قیصر نے ابوسفیان سے جو گفتگو کی تھی اس سے اہل دربار سخت ناراض تھے مکتوب مبارک کے مضمون سے بھی وہ سخت طیش میں تھے لیکن بادشاہت اور حکومت کی ہوس اور مذہبی تعصب کے ردعمل سے وہ فوراً اسلام قبول کرنے سے باز رہا۔ مصر کے مشہور مورخ محمد خالد نے اپنی تصنیف "خاتم النبیین" میں اس واقعہ کا ذکر کر کے ابو سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے

فخرجت من عندہ وانا
اضرب احدی یدی بالاخری
واقول: ای عباد اللہ لقد
اُمر امر ابن ابی کبشۃ
اصبح ملوک بنی الاصفر
یھابونہ فی سلطانھم!

میں قیصر کے دربار سے باہر آیا اور میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر حیرانگی کی وجہ سے مار رہا تھا اور میں کہہ رہا تھا خدا کے بندو! اب ابن ابی کبشہ (حضور انور) کا معاملہ بہت اہمیت پکڑ گیا ہے اب تو روم ایمپائر کے بادشاہ بھی اپنی حکومت کے ہوتے ہوئے محمد سے خوف اور ہیبت میں ہیں

(۵)

تاریخ کے اوراق بتلاتے ہیں کہ باوجود اس انکار اور محرومی کے قیصر کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عزت واحترام کے جذبات تھے۔ اس نے آنحضرتؐ کے اس مکتوب مبارک کو بطور تبرک کے اپنے پاس محفوظ رکھا اور اس شاہی خاندان کے پاس عرصہ دراز تک محفوظ رہا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب شاہ منصور قلاوون (جو ساتویں صدی ہجری میں گذرا ہے) کے بعض نمائندگان سفارت ملک الفرنج کے پاس گئے تو اس وقت ملک الفرنج مذکور نے ان کے سامنے ایک خوبصورت سنہری ڈبہ منگوایا اور اس کے اندر سے ایک قیمتی ریشمی رومال میں لپٹا ہوا ایک خط نکال کر دکھایا اور کہا کہ آپ کے رسول کا ایک خط ہمارے دادا ہرقل کے نام ہمارے پاس محفوظ ہے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط اردن کے ہاشمی شاہی خاندان کو کسی طریقہ سے مل گیا۔ اس خاندان کو جزیرہ عرب میں انتہائی اثر و رسوخ حاصل تھا۔ اس خاندان کا نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ اب سلطان ابوظہبی شیخ زید بن سلطان النہیان نے اس تاریخی مکتوب کو حاصل کیا ہے جو سلطان موصوف کے لئے انتہائی فخر اور سعادت کا باعث ہے اس عظیم ترین تبرک کے حصول پر انکو مبارک ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ۱۹۷۵ء

اس سال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا نتیجہ اکاسی ۸۱ فیصد رہا اور عزیزہ سلامت مجید نے ۷۶۳ نمبر حاصل کر کے سرگودھا بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی الحمدللہ۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے:-

(ہیڈ مسٹریس)

سائنس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۴۰۸	امۃ الآخر زبیریں	۵۶۹
۲۷۴۰۹	امۃ المتین	۵۲۹
۲۷۴۱۰	امۃ المنان	۵۹۷
۲۷۴۱۱	آسیہ سلطانہ	۶۰۲
۲۷۴۱۲	فوزیہ کوثر	۵۲۴
۲۷۴۱۳	زکیہ حمید	۷۳۹
۲۷۴۱۴	ثمینہ صادق	ریاضی
۲۷۴۱۵	عفت نسرین	۶۶۸
۲۷۴۱۶	امۃ الباسط طاہرہ	۶۷۴
۲۷۴۱۷	حمیرا کشور	۷۳۷
۲۷۴۱۸	منصورہ جبین	۷۳۵
۲۷۴۱۹	امۃ الحمید غنی	۵۵۵
۲۷۴۲۰	آصفہ بیگم	۵۴۶
۲۷۴۲۱	سلامت مجید	۷۶۳
	بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی	
۲۷۴۲۲	عذرا نسرین	۶۵۲
۲۷۴۲۳	فرزانہ لطیف	۵۴۰
۲۷۴۲۴	ناصرہ بیگم	۶۴۷
۲۷۴۲۵	کشور سلطانہ	۵۸۹
۲۷۴۲۶	زبیدہ ناہید فرحت	۶۰۷
۲۷۴۲۷	ماہرہ ظفر	۴۴۶
۲۷۴۲۸	توقیر	۵۲۷
۲۷۴۲۹	امۃ الرؤف	
	انگلش - ریاضی - کیمسٹری	
۲۷۴۳۰	زینت	۵۳۷
۲۷۴۳۱	نصرت جہاں	۵۲۰
۲۷۴۳۲	امۃ الحفیظ	۶۱۳
۲۷۴۳۳	عابدہ پروین	۶۶۲
۲۷۴۳۴	مسرت امین	۴۵۸

آرٹس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۹۹۵۵	مبشرہ طیبہ	۶۱۰
۲۹۹۵۶	نور الصباح	۴۷۹
۲۹۹۵۷	امۃ النصیر شریف	۵۷۸
۲۹۹۵۸	شاہینہ فردوس	۵۳۲
۲۹۹۵۹	بشریٰ پروین	۶۲۲
۲۹۹۶۰	امۃ المصور	۴۵۳
۲۹۹۶۱	بشریٰ تسلیم	۴۶۹
۲۹۹۶۲	نجمہ پروین	۴۷۰
۲۹۹۶۳	نجمہ سلطانہ	۳۶۳
۲۹۹۶۴	شمیم اختر	۴۲۱
۲۹۹۶۵	ناصرہ پروین	فیل
۲۹۹۶۶	روبینہ پروین	۴۷۰
۲۹۹۶۷	سہیلہ نسرین	۴۷۲
۲۹۹۶۸	نصرت	۳۹۷
۲۹۹۶۹	امۃ النصیر	۴۰۵
۲۹۹۷۰	روبینہ نازی	۵۷۱
۲۹۹۷۱	سیدہ ثمینہ بیگم	۵۶۹
۲۹۹۷۲	شاہینہ جمال	۵۵۸
۲۹۹۷۳	صفیہ سلطانہ	۴۶۳
۲۹۹۷۴	شکیلہ زاہدہ	۴۱۸
۲۹۹۷۵	بشریٰ ناہید	۶۸۳
۲۹۹۷۶	ثمینہ پروین	فیل
۲۹۹۷۷	رضیہ بی بی	۵۸۷
۲۹۹۷۸	عابدہ مسعود	۴۲۷
۲۹۹۷۹	ریحانہ رحیم	۵۵۰
۲۹۹۸۰	ناصرہ ناہید	فیل
۲۹۹۸۱	مریم صدیقہ	۴۹۶
۲۹۹۸۲	فوزیہ بشیر	۴۶۹
۲۹۹۸۳	راشدہ فردوس	۴۸۳
۲۹۹۸۴	آصفہ ظفر	۵۲۳
۲۹۹۸۵	فرح دیبا	۵۵۲
۲۹۹۸۶	امۃ الشفیق	۵۶۹
۲۹۹۸۷	وحیدہ تسنیم	۳۶۴
۲۹۹۸۸	امۃ الجمیل	۴۴۷
۲۹۹۸۹	مبارکہ نسرین	فیل
۲۹۹۹۰	امۃ المومن	۴۱۷
۲۹۹۹۱	امینہ بیگم	۴۴۴
۲۹۹۹۲	نفیسہ اختر	۴۴۴
۲۹۹۹۳	فرحت پروین	فیل
۲۹۹۹۴	راشدہ ماہرہ	۴۵۷
۲۹۹۹۵	منصورہ بیگم	۴۵۸
۲۹۹۹۵	زیب النساء	۵۱۶
۲۹۹۹۶	امۃ السلام	۴۸۰
۲۹۹۹۷	عذرا پروین	۴۵۶
۲۹۹۹۸	طیبہ طاہرہ	۵۲۵
۲۹۹۹۹	مبشرہ مسلمہ	۴۴۸
۳۰۰۰۱	جمیلہ	۵۹۸
۳۰۰۰۲	طاہرہ باجوہ	۶۰۷
۳۰۰۰۳	روبینہ تبسم	فیل
۳۰۰۰۴	ناصرہ بیگم	۴۵۰
۳۰۰۰۵	نجم النساء ملکہ	۴۹۰
۳۰۰۰۶	امۃ الجمیل غزالہ	۵۹۹
۳۰۰۰۷	ریحانہ تبسم	۶۲۰
۳۰۰۰۸	شہناز اختر	۵۲۸
۳۰۰۰۹	ناصرہ طیبہ	۴۰۸
۳۰۰۱۰	امۃ السلام	۴۵۳
۳۰۰۱۱	بشریٰ پروین	فیل
۳۰۰۱۲	امۃ العزیز	۴۶۲
۳۰۰۱۳	خالدہ پروین	۶۵۹
۳۰۰۱۴	مبارکہ سلمیٰ	۵۸۷
۳۰۰۱۵	ممتاز کوثر	۴۵۲
۳۰۰۱۶	زاہدہ پروین	۵۱۰
۳۰۰۱۷	رفعت راشدہ	۴۵۱
۳۰۰۱۸	آنسہ	۴۱۹
۳۰۰۱۹	امۃ القدیر	فیل
	انگلش - ہاؤس ہولڈ	
۳۰۰۲۰	نعیمہ نسرین	۴۲۳
۳۰۰۲۱	انیسہ ثروت	۴۳۷
۳۰۰۲۲	زینب بی بی	۴۷۹
۳۰۰۲۳	ناہید اختر	۴۶۰
۳۰۰۲۴	امۃ الرشید	۴۸۸
۳۰۰۲۵	ہبۃ الرحمٰن	۴۳۲
۳۰۰۲۶	خالدہ پروین	۵۱۴
۳۰۰۲۷	شاہدہ نسرین	۴۹۷
۳۰۰۲۸	امۃ النصیر	۴۵۹
۳۰۰۲۹	امۃ الحفیظ	۴۳۲
۳۰۰۳۰	زاہدہ تسنیم	فیل
		انگلش
۳۰۰۳۱	طاہرہ پروین	۴۳۲
۳۰۰۳۲	راشدہ پروین	۵۵۸
۳۰۰۳۳	امۃ الحفیظ بیگم	۴۲۷
۳۰۰۳۴	امۃ الواسع	۴۹۴
۳۰۰۳۵	وسیمہ قیصر	فیل
۳۰۰۳۶	سعدیہ طلعت	۴۷۶
۳۰۰۳۷	زاہدہ تسنیم	۳۹۹
۳۰۰۳۸	خالدہ پروین	۴۶۵
۳۰۰۳۹	شگفتہ پروین	۵۲۹
۳۰۰۴۰	بشریٰ بی بی	۴۲۴
۳۰۰۴۱	امۃ الباسط	۴۰۵
۳۰۰۴۲	بشریٰ بیگم	فیل
۳۰۰۴۳	امۃ النصیر	۳۶۱
۳۰۰۴۴	پروین اختر	فیل
		انگلش، ہاؤس ہولڈ، جنرل سائنس
۳۰۰۴۵	نسرین اختر	۴۴۸
۳۰۰۴۶	شمیم اختر	۴۹۶
۳۰۰۴۷	ناہید فردوس	۵۰۵
۳۰۰۴۸	رخسانہ خانم	۳۴۲
۳۰۰۴۹	تنویر الاسلام	۴۴۰
۳۰۰۵۰	رضیہ سلطانہ	۴۴۸
۳۰۰۵۱	خالدہ تبسم	۴۷۱
۳۰۰۵۲	مبارکہ بیگم	۴۴۹
۳۰۰۵۳	امۃ السلام نصرت	۴۳۱
۳۰۰۵۴	امۃ البشارت	۵۸۰
۳۰۰۵۵	امۃ الجمیل	۵۰۶
۳۰۰۵۶	ساجدہ حیات	فیل
۳۰۰۵۷	امۃ الکنیز	فیل
۳۰۰۵۸	نرگس نسیم	فیل
	ہاؤس ہولڈ، جنرل سائنس، ہوم اکنامکس	
۳۰۰۵۹	رحیلہ	۵۷۱
۳۰۰۶۰	امۃ القیوم	۵۱۰
۳۰۰۶۱	رانی کشور سلطانہ	۳۱۵
۳۰۰۶۲	راشدہ بانو	فیل
	انگلش، جنرل سائنس - اسلامیات	
۳۰۰۶۳	شوکت تنویر	فیل
۳۰۰۶۴	امۃ الرشید	فیل
۳۰۰۶۵	امۃ الباری	فیل
		اسلامیات
۳۰۰۶۶	امۃ البصیر	۴۴۳
۳۰۰۶۷	بشریٰ تسنیم	فیل
۳۰۰۶۸	طاہرہ تسنیم	۴۴۷
۳۰۰۶۹	ذکیہ خانم	۳۸۶
۳۰۰۷۰	انجم آرا	فیل
۳۰۰۷۱	کوثر تعظیم	فیل
۳۰۰۷۲	امۃ الحی	فیل
	ہاؤس ہولڈ، جنرل سائنس، اسلامیات، ہوم اکنامکس	
۳۰۰۷۳	شاہدہ رحمٰن	غیر حاضر
۳۰۰۷۴	مسعودہ اختر	فیل
	انگلش - ہاؤس ہولڈ - جنرل سائنس	
۳۰۰۷۵	امۃ القیوم	فیل
	انگلش، حسابات، خانہ داری، ہوم اکنامکس	
۳۰۰۷۶	شگفتہ نسرین	فیل
	انگلش - جنرل سائنس۔	

مرکزی امتحانات اطفال کے پرچے

ابھی بہت سی مجالس نے مرکزی امتحانات اطفال کے حل شدہ پرچے نہیں بھجوائے قائدین کرام جلد بھجوا دیں۔

لئیق احمد طاہر
(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارھویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد باقر مجلسی مجتہدؒ

شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد باقر مجلسی مجتہدؒ (متوفی ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء) نے مہدی موعود علیہ السلام کی جلالت مرتبت اور عظمتِ شان کی نسبت فرمایا۔

"حق تعالے جمع کند در پیش روئے او پیغمبراں و مومناں را تا یاری کنند او را۔"

(حق الیقین صـ۱۳۸)

ترجمہ:۔ حق تعالیٰ اُس (امام قائم یعنی مہدی معہودؑ) کے سامنے پیغمبروں اور مومنوں کو اس کی نصرت کے لئے جمع فرمائے گا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"یقول یا معشر الخلائق الا و من اراد ان ینظر الی ابراھیمؑ و اسماعیل فھا انا ذا ابراھیمؑ و اسماعیلؑ الا و من اراد ان ینظر الی موسیٰؑ و یوشعؑ فھا انا ذا موسیٰؑ و یوشعؑ الا و من اراد ان ینظر الی محمدؐ و امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فھا انا ذا محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و امیر المومنین۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صـ۲۰۲)

ترجمہ:۔ (امام مہدی کہیں گے) اے لوگوں کے گروہ! جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو دیکھے تو مجھے دیکھ لے کہ میں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ ہوں اور جو شخص موسیٰؑ اور یوشعؑ کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰؑ اور یوشعؑ میں ہوں اور جو چاہے کہ عیسیٰؑ اور شمعونؑ کو دیکھے تو میں ہی عیسیٰؑ اور شمعونؑ ہوں اور جو چاہتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین صلوات اللہ کو دیکھے تو سنو! وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ اور امیر المومنین میں ہوں۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق ایم۔اے۔بی ایڈ اور خاکسار کے بیٹے عزیز حبیب الرحمن ایم۔ایس سی لیکچرار فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نکاحوں کا اعلان ہمراہ بالترتیب ملک مقبول احمد صاحب ایم۔ایس سی ریسرچ آفیسر الملک انڈسٹریز اور عزیزہ طیبہ صدیقہ ملک ایم۔اے۔بی ایڈ لیکچرار انگلش گورنمنٹ کالج (یہ دونوں محترم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل ربوہ کے بچے ہیں) .... نے بر ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۴ر جولائی ۱۹۷۵ء کو مسجد مبارک میں جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمایا۔ دونوں رشتوں میں حق مہر دس دس ہزار روپیہ مقرر ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونو رشتوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار (میاں) عطاء الرحمن سابق پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بیٹے مبارک احمد ناصر ساکن گھنٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال بھمبر آزاد کشمیر کا نکاح ہمراہ شاہین ملک بنت ملک عبداللطیف صاحب [illegible] لاہور بعوض دس ہزار حق مہر مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۷۵ء کو مکرم و محترم چوہدری عبدالستار صاحب صدر حلقہ [illegible] آباد نے ملک صاحب کی کوٹھی پر پڑھا۔

احباب جماعت سے جانبین کے لئے رشتہ کے استحکام و بابرکت ہونے کے متعلق دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(نذیر احمد [illegible] حال بھمبر آزاد کشمیر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

فرسٹ ایر (آرٹس۔ پری میڈیکل۔ پری انجنیرنگ) میں داخلہ کیلئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل سرٹیفکیٹ، کریکٹر سرٹیفکیٹ۔ ریزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو ۱۰ر اگست ۱۹۷۵ء تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ طلبار کا انٹرویو ۱۸ر اگست تا ۲۷ر اگست صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔ انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہوگا۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس کی کتابی کالج سے ملے گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۲۳ر جولائی۔ حکومتِ پنجاب کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ دریائے راوی اور چناب کا سیلاب شمالی حصوں میں سے گزر چکا ہے اور سیلاب کے اس پہلے مرحلہ میں نسبتاً کم نقصان ہوا ہے۔ سب سے زیادہ نقصان ضلع سیالکوٹ میں ہوا جہاں دو لاکھ ۷۷ ہزار ایکڑ رقبہ زیر آب آیا۔ سیلاب کی صورتِ حال پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب ہر جگہ دونوں دریاؤں کی سطح کم ہوتی جا رہی ہے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق سیلاب سے متاثر ہونے والے دیہات کی تعداد ۵۸۶ ہے جبکہ آٹھ لاکھ افراد اس سے متاثر ہوئے۔ ۱۱ لاکھ ایکڑ اراضی زیر آب آئی۔ جس میں ۶ لاکھ ۷۵ ہزار رقبہ زیرِ کاشت تھا۔ سات ہزار مکان منہدم ہوئے اور کم و بیش ۲۰ ہزار افراد کو پانی سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔

بی بی سی کے نامہ نگار مقیم اسلام آباد نے سرکاری حکام کے حوالہ سے بتایا ہے کہ سیلاب کا خطرہ گو سردست ٹل گیا ہے تاہم موسمی حالات کو دیکھتے ہوئے ابھی ایک بڑے سیلاب کا خطرہ باقی ہے۔ (مساوات ۲۳ر جولائی ۱۹۷۵ء)

● نیویارک ۲۳ر جولائی۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے مصر سے اپیل کی ہے کہ وہ صحرائے سینا میں اقوام متحدہ کی امن فوج کی مدتِ قیام میں توسیع کو منظور کرلے۔ اس اپیل کے حق میں ۱۳ ووٹ تھے جبکہ چین اور عراق نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مصر کے صدر انور سادات نے سلامتی کونسل کی اس اپیل پر غور کرنا منظور کرلیا ہے۔

● چنڈی گڑھ (بھارت) ۲۳ر جولائی۔ بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں امرتسر گورداسپور اور دوسرے متعدد شہروں میں سیلاب نے بہت تباہی مچائی ہے۔ ۲۲۵۴ دیہات متاثر ہوئے۔ ۱۴ ہزار مکانات تباہ ہو گئے۔ صرف ضلع گورداسپور میں ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔ چنڈی گڑھ کے علاقہ میں ہی نوے ہزار ہیکٹر رقبہ زیر آب آیا۔

● واشنگٹن ۲۳ر جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ نے عبوری امن معاہدے کے سلسلے میں اسرائیل کی تازہ تجاویز سے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ تجاویز مصر کو پہنچا دی ہیں۔ قاہرہ سے ابھی ان تجاویز کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

الفضل آپ کا جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر ادارہ سے تعاون کریں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴